مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

(۱۷۹۷ء ۔ ۱۸۶۹ء)

نام مرزا اسد اللہ بیگ اور غالبؔ تخلص تھا۔ غالبؔ اکبر آباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کا نام مرزا عبد اللہ بیگ تھا۔ اُن کے آباواجداد ایبک قوم کے ترک تھے جو سمرقند سے ہجرت کر کے برِصغیر پاک و ہند میں آباد ہو گئے۔ غالبؔ ابھی پانچ برس کے تھے کہ ان کے والد ایک جنگ میں مارے گئے۔ پھر غالبؔ کی پرورش کی ذمہ داری ان کے چچا مرزا نصر اللہ بیگ پر آن پڑی۔ چار سال بعد چچا بھی وفات پا گئے اور یوں غالبؔ کی کفالت کی ذمہ داری اُن کے نانا جان نے لے لی۔

غالبؔ جب تیرہ برس کے ہوئے تو اُن کی شادی نواب الٰہی بخش معروف کی بیٹی امراؤ بیگم سے کر دی گئی۔ غالبؔ اپنے کثیر اخراجات کی بنا پر ہمیشہ تنگ دست اور مقروض رہے، اُن کا کوئی مستقل ذریعۂ معاش نہ تھا بلکہ چچا کی جو پنشن اُنھیں ملا کرتی تھی وہ بھی بوجوہ بند ہو گئی۔ البتہ غالبؔ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ کے استاد بھی مقرر ہوئے تھے اور یوں اُن کی معاشی حالت کچھ حد تک بہتر ہو گئی۔ ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگِ آزادی کے بعد کے بدترین حالات کو غالبؔ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ غالبؔ کی ذاتی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ دِلّی کی تاراجی، سیاسی و معاشرتی زبوں حالی نے غالبؔ کو بہت متاثر کیا۔ بالخصوص غالبؔ کی زندگی کا آخری حصہ بہت ہی زیادہ دُکھوں اور تکلیفوں میں گزرا۔ ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو غالبؔ کا دِلّی ہی میں انتقال ہوا۔

غالبؔ ہر دور کے اہم شاعر ہیں۔ اُن کی فنی عظمت کو ہر اک نے سراہا ہے۔ غالبؔ اُردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے غالبؔ کی ہمہ گیر شخصیت کی طرح اُن کی شاعری میں بڑا تنوع اور بوقلمونی پائی جاتی ہے۔ غالب کے یہاں موضوعات کا اک لامتناہی سلسلہ نظر آتا ہے۔ اُن کی شاعری کی نمایاں خصوصیات میں انفرادیت، جدّتِ ادا، پہلوداری، معنی آفرینی، نادر تشبیہات و استعارات، نئے نئے الفاظ و تراکیب، طنز و ظرافت اور آفاقیت وغیرہ شامل ہیں۔

اہم تصانیف: دیوانِ غالب (اُردو)، کلیاتِ غالب (فارسی)، عودِ ہندی (خطوط)، اردوئے معلّٰی (خطوط)، پنج آہنگ (فارسی نثر)، مہر نیمروز (فارسی)، دستنبو (فارسی) وغیرہ

www.ilmkidunya.com

سبق:۱۹

غزل

تدریسی مقاصد:

☆ زندگی کی حقیقت، انسانی خواہشات کی نارسائی اور کائناتی نظام کا شعور حاصل کرنا
☆ غزل کے اسلوب، خیال آفرینی اور مرزا غالب کے منفرد اندازِ بیاں کو سمجھنا
☆ غزل پڑھ کو حوالوں کے ساتھ اس کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے تنقید و تبصرہ کرنا

سب کہاں کچھ لالہ و گُل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئیں

قید میں یعقوبؑ نے لی گو نہ یوسفؑ کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں

جُوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شامِ فراق
مَیں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مِٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محو ماہِ کنعاں ہوگئیں

یوں ہی گر روتا رہا غالبؔ تو اے اہلِ جہاں!
دیکھنا ان بستیوں کو تُم کہ ویراں ہو گئیں

(دیوانِ غالبؔ)

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

(الف) لالہ وگل سے کیا مراد ہے؟

(ب) غالبؔ کن چیزوں کے بھول جانے کا افسوس کر رہا ہے؟

(ج) جوئے خوں، شامِ فراق اور شمع میں کیا باہمی تعلق ہے؟

(د) رقابت کی روایت سے ہٹ کر زلیخا، زنانِ مصر سے کیوں خوش تھی؟

(ہ) غالبؔ کے نزدیک رنج کو مٹانے کا کیا طریقہ ہے؟

۲۔ درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات میں درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) لالہ وگل میں نمایاں ہو گئیں:

(الف) نکہتیں (ب) صورتیں (ج) مورتیں (د) حیرتیں

(ii) طاقِ نسیاں کا نقش ونگار بنی ہیں رنگا رنگ:

(الف) حُسن آرائیاں (ب) جمال آرائیاں (ج) بزم آرائیاں (د) خیال آرائیاں

(iii) ''نقش ونگار'' مرکب ہے:

(الف) عطفی (ب) توصیفی (ج) اضافی (د) عددی

(iv) غزل کا آخری شعر جس میں تخلّص موجود ہو کیا کہلاتا ہے:

(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) حسنِ مطلع (د) مطلعِ ثانی

(v) ''جوئے خوں'' کا مطلب ہے:

(الف) خون کا دریا (ب) خون کی ندی (ج) خون کا رنگ (د) فشارِ خون

۳۔ اس غزل کے قافیوں اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

۴۔ درج ذیل تراکیب کا مفہوم واضح کریں:

نقش ونگار، طاقِ نسیاں، دیوارِ زنداں، جُوئے خوں، ماہِ کنعاں

۵۔ مرزا غالبؔ کی بلند خیالی اور شاعرانہ اسلوب پر اپنی رائے کا اظہار کریں اور بتائیں کہ خاص وعام میں ان کی مقبولیت کا راز کیا ہے؟

www.ilmkidunya.com

۶۔ غالب کی ایک اور غزل کا شعر ہے:

وفورِ اشک نے کاشانے کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در ، در و دیوار

اس شعر کو فہم کے ساتھ پڑھیں اور بتائیں کہ زیرِ مطالعہ غزل کے مقطع اور اس شعر میں کیا کچھ مشترک ہے؟

صنعتِ حسنِ تعلیل: جب کلام میں کسی امر کی حقیقی وجہ اور علّت کو چھوڑ کر شاعر کوئی خیالی یا شاعرانہ وجہ بیان کرے تو اس صنعت کو ''حسنِ تعلیل'' کہتے ہیں۔ مثلاً غلام ہمدانی مصحفیؔ کا شعر ہے:

آخر کو ہو کے لالہ اُگا نوبہار میں
خونِ شہیدِ عشق نہ زیرِ زمیں رہا

۷۔ زیرِ مطالعہ غزل کے مطلع کی تشریح اسی صنعت کی روشنی میں کریں۔

۸۔ زیرِ مطالعہ غزل کا پانچواں شعر زندگی کی حکمتوں اور صداقتوں کو سمیٹے ہوئے ہے، اس کی تشریح کریں اور غالبؔ کی ایک اور غزل کے اس شعر کو بھی شامل کریں:

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

www.ilmkidunya.com

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ☆ مرزا غالبؔ کی شخصیت، دہلی کی تہذیب اور ان کے کلام کو فلموں اور ڈراموں میں شان دار طریقے سے پیش کیا گیا ہے، آپ ٹی۔وی سیریل ''مرزا غالب'' دیکھیں۔
- ☆ مرزا غالبؔ کے حوالے سے بنے ہوئے کسی ڈرامے کو ملاحظہ کریں اور اس پر تبصرہ کریں۔
- ☆ انٹرنیٹ سے مختلف گلوکاروں کی گائی ہوئی غزلیاتِ غالبؔ سنیں اور کوئی غزل خود بھی ترنم میں تیار کر کے اپنی کلاس میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ☆ سبق کے آغاز میں مرزا غالبؔ کی شخصیت، عہد اور ان کے فلسفیانہ اندازِ فکر پر مختصر روشنی ڈالیں۔
- ☆ شعری اصطلاحات اور غالبؔ کی غزل کے فنی محاسن پر گفت گو کریں۔
- ☆ طلبہ سے تنقیدی نوعیت کے سوالات کریں۔
- ☆ ہر شعر کی علیحدہ تشریح کریں، خاص طور پر مطلع کے مرکزی خیال کو نمایاں کریں۔